ملک عبدالرشید عراقی

حافظ ابن کثیرؒ

امام ابن کثیرؒ آٹھویں صدی ہجری کے نامور عالم اور مشہور مصنف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بڑی فیاضی سے آپ کی ذات میں فضل و کمال اور جامعیت کے جملہ اوصاف جمع کر دیئے تھے۔ تفسیر، حدیث، فقہ، تاریخ، رجال اور ادب، حتیٰ کہ شعر و سخن میں آپ کو کامل دستگاہ حاصل تھی۔ بلکہ ان میں اکثر علوم میں آپ کو تخصص کا درجہ حاصل تھا۔ اکتسابی اوصاف کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہبی اوصاف سے بھی نوازا تھا۔ آپ بہت ذہین اور طباع تھے۔ حافظہ میں اپنی نظیر آپ تھے۔ فہم و فراست اور عقل و دانش سے آپ کو وافر حصّہ ملا تھا۔

نام و نسب

نام اسماعیل، کنیت ابوالفداء، اور لقب عمادالدین تھا۔ ابن کثیر کے نام سے مشہور ہوئے۔

سنہ ھ میں مجدل نامی گاؤں جو بصریٰ، (شام) کے نواح میں ہے۔ پیدا ہوئے دو سال کے تھے کہ والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا، سنہ ھ میں اپنے بھائی کمال الدین عبدالوہاب کے ساتھ دمشق چلے آئے۔

تحصیل علم

تعلیم کی ابتدا اپنے بھائی عبدالوہاب سے کی۔ جو آپ کے سرپرست اور مربی تھے۔

اس کے بعد آپ نے دستور کے مطابق تفسیر و حدیث، فقہ و اصول فقہ ادب و لغت، تاریخ و رجال، ہر علم و فن کے امام سے حاصل کیئے۔ تفسیر و حدیث فقہ اور رجال میں آپ نے مہارت تامہ حاصل کی۔

اساتذہ

آپ کے اساتذہ میں سے امام علم الدین برزالی، شیخ ابوالحجاج مزیؒ

خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ حافظ مزیؒ نے قابل شاگرد کو اپنی لڑکی کا رشتہ بھی دے دیا تھا۔

حافظ مزیؒ چونکہ امام ابن تیمیہ کے بہت گرویدہ اور ہم مسلک ہو گئے تھے۔ اس وجہ سے حافظ ابن کثیر کا امام ابن تیمیہ سے تعلق خاطر ہی نہیں سلسلۂ تلمذ بھی قائم ہو گیا۔ اور آپ نے امام ابن تیمیہ سے خوب فیض حاصل کیا۔

تکمیلِ تعلیم کے بعد تکمیل تعلیم کے بعد آپ نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ تبلیغِ دین کے لیے وقف کر دیا۔ اس سلسلہ میں آپ نے تقریری و تحریری دونوں میدانوں میں کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ ایک مدت تک مسجدِ امام صالح میں درس حدیث دیتے رہے۔ مدرسہ اشرفیہ دمشق میں بھی مدرس رہے۔

منصب افتاء حافظ ابن کثیرؒ اپنے زمانے کے عظیم مفتی تھے۔ اور فقہی مسائل میں بکثرت لوگ آپ کی طرف رجوع کرتے تھے۔ آپ کے فتوے دور دور تک پھیلے ہوئے تھے۔ فن مناظرہ میں بھی آپ کا ایک مقام تھا۔ اور اس میں آپ کو بڑی مہارت حاصل تھی۔

امام ابنِ تیمیہ سے عقیدت باوجود شافعی ہونے کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے بڑے گرویدہ اور ان کی عظمت و امامت کے قائل تھے۔ مسائل طلاق وغیرہ میں امام ابن تیمیہ کے ہم نوا تھے۔ جس کی بنا پر ان کو بلاء و محن اور لوگوں کی ایذاء رسانی سے دوچار ہونا پڑا اور ابن کثیر کی استاد سے عقیدت و محبت معلوم کرنی ہو تو البدایہ والنہایہ کی جلد ۱۳-۱۴، پڑھی جائیں۔

تصنیفات حافظ ابن کثیرؒ متعدد علمی کتابوں کے مصنف ہیں۔ گو تصانیف کی تعداد زیادہ نہیں۔ لیکن جو ہیں۔ وہ نہایت مستند اور منتخب ہیں اور ان سے ان کے کثرت مطالعہ، علم و تبحر اور بالغ نظری کا اندازہ ہوتا ہے۔

آپ کی تصانیف کا مختصر تعارف حسب ذیل ہے۔

البدایہ والنہایہ یہ آپ کی اہم اور مقبول تصنیف ہے۔ جس میں آپ نے ابتدائے آفرینش سے ۷۶۷ھ تک کے واقعات پر مشتمل ہے۔ کتاب کا موضوع تاریخی ہے۔ علامہ ابن کثیرؒ کی یہ مقبول ترین کتاب ۷۲۸ھ تک کے واقعات

پر ختم ہو جاتی ہے۔ اس لیے اس کتاب میں ۱۳۹ سال کے حالات درج ہیں۔ تاتاری حملہ اور آٹھویں صدی کی اہمیت کی وجہ سے یہ زمانہ بڑا اہم ہے۔ اس وجہ سے بھی اور تاریخی استناد و تفصیل کی وجہ سے بھی یہ کتاب اکثر مورخین کا مرجع و ماخذ ہے۔

اس کتاب کو سب سے پہلے سعودی عرب کے فرمانروا، حضرت سلطان عبدالعزیز آل سعود (شاہ خالد کے والد محترم) نے ۱۴ جلدوں میں شائع کر کے مفت تقسیم کیا تھا۔ اب دوسرا ایڈیشن بہتر صورت میں چھپا ہے۔

نہایۃ البدایۃ: البدایہ والنہایہ کی آخری دو جلدیں مستقل نام سے ہیں۔ اس میں آثار قیامت اور احوال کی پوری تفصیل ہے۔

البدیہ والنہایہ ۱۴ جلد میں اور نہایۃ البدایہ دو جلد میں ہے۔ اس طرح البدایہ والنہایہ ۱۶ جلد میں مکمل ہو گئی ہے۔

جامع المسانید: اس کا پورا نام جامع المسانید والسنن الاقوم السنن ہے۔ یہ علامہ کی مشہور تصنیف ہے۔ اس میں صحاح ستہ، مسند احمد، مسند بزار، مسند ابویعلیٰ، اور معجم کبیر طبرانی کی احادیث جمع ہیں اور یہ کتاب آٹھ جلدوں میں ہے۔ یہ کتاب غیر مطبوعہ ہے اور اس کا قلمی نسخہ مصر میں موجود ہے۔

طبقات الشافعیہ: فقہائے شوافع کے تراجم و حالات میں ہے۔

تخریج ادلۃ التنبیہ: امام ابواسحاق ابراہیم شیرازی نے فقہ شافعی میں التنبیہ کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی۔ یہ اس کی تخریج اور شرح ہے۔

تخریج احادیث مختصر ابن حاجب: امام ابن حاجب نے اصول فقہ میں ایک کتاب لکھی تھی۔ جو مختصر ابن حاجب کے نام سے مشہور ہے۔ حافظ ابن کثیر نے یہ کتاب حفظ کی۔ اس کے بعد اس میں ذکر کردہ احادیث کی تخریج اور شرح لکھی۔

التکمیل فی معرفۃ الثقات والضعفاء والمجاہیل: اسماء الرجال کے موضوع پر بڑی اہم کتاب ہے، جو پانچ جلدوں میں ہے۔ یہ کتاب اس بات کی واضح دلیل ہے کہ علامہ ابن کثیرؒ اس فن کے بہت بڑے ماہر تھے۔ آپ نے اس کتاب میں علامہ مزیؒ کی کتاب تہذیب الکمال اور حافظ ذہبیؒ کی

میزان الاعتدال کی جملہ خصوصیات کو جمع کرنے کے علاوہ بہت سی باتوں کا اضافہ کیا ہے۔

اختصار علوم الحدیث یہ کتاب مقدمہ ابن صلاح کا خلاصہ ہے۔ علامہ ابن کثیر نے اس پر اپنی طرف سے کچھ اضافے بھی کیے ہیں۔ یہ کتاب شائع ہو چکی ہے۔

سیرت الرسول صلی علیہ وسلم علامہ ابن کثیر کی یہ کتاب سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے اور چار جلدوں میں ہے اور حال ہی میں یہ کتاب شائع ہوئی ہے۔

الاجتہاد فی طلب الجہاد یہ مختصر سا رسالہ امیر منجک کی فرمائش پر ساحلی قیرون کے باشندوں کو جہاد کی ترغیب و تلقین کے لیے لکھا گیا تھا۔ یہ رسالہ مطبوعہ ہے۔

کتاب الاحکام اس کتاب کا ذکر آپ نے اپنی تفسیر میں کئی جگہ کیا ہے۔ مگر آپ کی یہ کتاب پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکی۔ صرف کتاب الحج تک ہی لکھ سکے تھے۔

شرح صحیح بخاری صحیح بخاری کی ایک شرح لکھنی شروع کی لیکن پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکی۔

فضائل قرآن اپنے موضوع پر نہایت جامع اور مفید رسالہ ہے۔ یہ رسالہ تفسیر المختار کے ساتھ شائع ہو چکا ہے۔

سیرۃ الصدیق حضرت صدیق اکبر کی حیات طیبہ پر۔ اس کا ذکر آپ نے اپنی تفسیر میں کیا ہے۔

سیرۃ الفاروق خلیفہ ثانی امیر المومنین حضرت عمرؓ بن خطاب کے حالات زندگی۔ اس کا ذکر بھی علامہ نے اپنی تفسیر میں کیا ہے۔

تفسیر ابن کثیر حافظ ابن کثیرؒ کی یہی وہ معرکۃ الآراء تصنیف ہے۔ جس کی وجہ سے آپ کو شہرت دوام ملی۔ علامہ کی اس کتاب کو جو مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ وہ شاید ہی آپ کی کسی اور کتاب کو حاصل ہوئی ہو۔ یہ کتاب آپ کے تبحر علمی، وسعت مطالعہ اور بالغ نظری کا مکمل ثبوت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کتاب

کو ہر زمانہ کے علماء نے قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اور علمی حلقوں میں آج تک استفادہ کیا جا رہا ہے۔

یہ تفسیر جس کی بنیاد منقولات و روایات پر ہے۔ سب سے زیادہ مقبول اور قابل اعتماد سمجھی جاتی ہے۔

علامہ سیوطی اس تفسیر کے بارے میں فرماتے ہیں۔

له التفسير الذی لم يؤلف مثله	یہ وہ تفسیر ہے جو اس طرز پر اس سے پہلے نہیں لکھی گئی۔

اور امام شوکانیؒ فرماتے ہیں۔

"کہ بہترین تفسیروں میں بہترین تفسیر ابن کثیر ہے۔

اور بین الاقوامی شہرت کے نامور عالم حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ العالی فرماتے ہیں۔

اس تفسیر سے پہلے اہلِ منقول نے جو تفاسیر لکھیں۔ ان میں محدثانہ احتیاط اور احادیث کے صحیح انتخاب کی بڑی کمی اور ضعیف احادیث و اسرائیلیات کی بڑی کثرت تھی حافظ ابن کثیر ایک پختہ کار محدث تھے۔ انہوں نے محدثانہ طریق پر یہ تفسیر مرتب کی۔ اگرچہ وہ اس میں بلند محدثانہ معیار کو پورے طور پر قائم نہیں رکھ سکے جس کی اُن سے توقع تھی۔ اور انہوں نے کس قدر توسیع سے کام لیا۔ اور اسرائیلیات کے ایک حصہ کو قبول کیا۔ مگر اس میں شبہ نہیں کہ موجودہ تفاسیر میں محدثانہ نقطہ نظر سے یہ تفسیر سب سے زیادہ قابلِ اعتماد استفادہ ہے۔

طریقہ تفسیر اس تفسیر میں حافظ ابن کثیرؒ نے قرآن مجید کی تفسیر کرتے ہوئے سلف صالحین کی پوری پوری پیروی کی ہے۔ اس کے علاوہ اقوالِ صحابہ اور اقوال تابعین کو بھی اپنی تفسیر میں جگہ دی ہے۔

تفسیر ابن کثیر کا خلاصہ مصر کے نامور فاضل و محقق استاد احمد محمد شاکر نے عمدہ التفسیر من الحافظ ابن کثیر کے نام سے اس کا خلاصہ شائع کیا ہے جس میں کتاب کی خصوصیات و محاسن کو برقرار رکھتے ہوئے ضعیف احادیث، غیر مستند اسرائیلیات، مکرر اقوال، اور اسانید اور طویل کلامی مباحث، فقہی فروغ اور لغوی و لفظی

منافقات کو حذف کردیا ہے۔

تفسیر ابن کثیر کا اردو ترجمہ ہماری جماعت کے نامور عالم اور خطیب مولانا محمد جونا گڑھی ثم الدھلوی (م ۱۹۴۵ء) نے تفسیر ابن کثیر کا اردو ترجمہ بنام "تفسیر محمدی" کیا تھا۔ جو دہلی سے شائع ہو چکا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد کراچی سے نور محمد کارخانہ تجارت کتب نے یہ ترجمہ شائع کیا۔ مگر اس پر مترجم کا نام حذف کر دیا۔ ۱۹۷۴ء میں ابن کثیر اکادمی لاہور سے یہ ترجمہ شائع ہوا۔ مگر اس پر بھی مترجم کا نام نہیں ہے۔ اور یہ ایک اخلاقی سقم ہے جو ناشرین کو نہیں کرنا چاہیئے تھا۔

فضل و کمال امام ابن کثیرؒ کے فضل و کمال کا اعتراف تمام تذکرہ نگاروں نے کیا ہے۔ اور سب کے سب آپ کی جلالت شان اور علو مقام پر متفق ہیں

امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔

کان کثیر الاستحضار وسارت تصانیفہ فی البلاد فی حیاتہ وانتفع بہ الناس بعد وفاتہ۔	بڑے حاضر العلم کثیر المحفوظات تھے۔ اُن کی تصانیف اُن کی زندگی ہی میں تمام ملکوں میں پھیل گئی تھیں اور لوگوں نے ان کی وفات کے بعد بھی ان سے فائدہ اُٹھایا۔

علامہ ذہبی فرماتے ہیں۔

ھو فقیہ متقن ومحدث محقق ومفسر نقاد ولہ تصانیف مفیدۃ	وہ پختہ کار فقیہ، محقق، محدث، اور نقاد مفسرین اور مفید تصانیف رکھتے ہیں۔

امام شوکانیؒ ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

برع فی الفقہ والتفسیر والنحو	وہ فقہ اور نحو کے بہت بڑے امام تھے۔

نیز فرماتے ہیں۔

امعن النظر فی الرجال والعلل	رجال اور علل پر ان کی گہری نظر تھی۔

ابن عماد یوں رقمطراز ہیں۔

واعرفھم بجرحھا ورجالھا وصحیحھا وسقیمھا وکان اقرانہ وشیوخہ یعترفون لہ بذالک۔	احادیث کے رجال اور جرح تعدیل اور ان کی صحت، عدم صحت کے وہ بڑے واقف کار تھے۔ اور آپ کے معاصرین

اور شیوخ تک کو اس بات کا اعتراف تھا۔

وفات شعبان ۷۷۴ھ میں حافظ ابن کثیر دیگرائے عالم جاودانی ہوئے اور حسب وصیت دمشق کے مشہور قبرستان مقبرہ الصوفیہ میں امام ابنِ تیمیہؒ کے جوار میں دفن ہوگئے[1]

---

[1] ماخذ۔ ۱۔ امام ابن تیمیہؒ از مولانا محمد یوسف کوکن مطبوعہ مدراس۔
۲۔ حیات امام ابن تیمیہ از پروفیسر ابو زہرہ اردو مطبوعہ مکتبہ السلفیہ لاہور۔
۳۔ تفسیر ابن کثیر اردو جلد اوّل مطبوعہ ابن کثیر اکادمی لاہور
۴۔ تاریخ دعوت وعزیمت جلد دوم از مولانا ابوالحسن علی ندوی مطبوعہ کراچی

بقیہ: تصریحات

اگر خاندانی اور نسلی شاہ اور شہنشاہ نہیں بچے تو تمہاری عارضی شان و شوکت کب تک محفوظ رہے گی۔

اپنے عوام کو مشق ستم بنانے والو! اس دن سے ڈرو جب تم غیروں کے ظلم و بربریت کا نشانہ بنائے جاؤ گے!

ابھی وقت ہے سنبھل جاؤ اور افغانیوں کی پشت پر بنیان مرصوص بن کر اس طرح کھڑے ہو جاؤ کہ الحاد و بربریت کو یہاں سے دامن چھڑانا مشکل ہو جائے اور تب تلک اس کا دامن نہ چھوٹے جب تلک ان کی دھجیاں فضائے آسمانی میں نہ بکھر جائیں تاکہ آئندہ اسے کسی جگہ دامن اُلجھانے کی جرأت و ہمت نہ ہو۔

اٹھو کہ تمہارا ماضی ایسی ہی داستانوں سے معمور و لبریز ہے۔
اٹھو وگرنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی